روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۱ | جمعرات ۷ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ۱۹' - ہجرت ۷۳ ۱۳ ہش' ۱۹- مئی ۱۹۹۴ء

دوسروں کیلئے دعا کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا (جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ الرعد-۱۸) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جاسکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خداتعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان' اپنی اولاد' اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے' کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو' بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ (دین حق) اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کیے جاویں' تو ان کی راحت ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۴۷)

اعلان

○ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲- مئی ۹۴ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں نماز عید الاضحیٰ ادا کی جائے گی جس کا وقت سوا سات بجے (۷ ¼) مقرر کیا گیا ہے۔

○ تمام امراء کرام- صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہاں ۲۷- مئی یوم قدرت ثانیہ کی مناسبت سے اس دن کی اہمیت اور شان کے مطابق جلسے کر کے احباب جماعت کو ان کے فرائض سے آگاہ کریں اور پھر رپورٹ ارسال مرکز کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کا میجر آپریشن فضل عمر ہسپتال میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مابعد کے اثرات سے کلیتہً اپنی حفاظت میں رکھے اور جلد از جلد شفا عطا کرے۔

○ محترمہ زہرہ بیلم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالسنان شاہد صاحب مربی سلسلہ (وفات یافتہ) شوگر اور پاؤں میں زخم کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپس میں تعارف کو بڑھانا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

عمل کے اصول کے واسطے کہنے والے پر حسن ظن ہونا ضروری اور لازمی امر ہے۔ اگر دل میں ہو کہ کہنے والا مرتد فاسق وفاجر ہے منافق ہے تو پھر نصیحت سے فائدہ اٹھانا معلوم اور عمل کرنا ظاہر' بعض اوقات شیطان اس طرح سے بھی حملہ کرتا ہے اور نصیحت سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیتا ہے کہ دل میں نصیحت کرنے والے کے متعلق بدظنی پیدا کر دیتا ہے۔ پس اس سے بچنے کے واسطے بھی وہی ہتھیار ہے جس کا نام دعا۔ دردمند دل کی اور سچی تڑپ سے نکلی ہوئی دعا ہے۔

عقائد صحیحہ کے ساتھ مال کا انفاق بھی ضروری ہے۔ خیرات کرنا قریبوں۔ رشتہ داروں یتیم بچوں کو دینا مسکینوں اور مسافروں کو دینا۔ سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں خرچ کرنا۔ اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے مال عزیز خرچ کرنا۔ "عبادتیں" باقاعدہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت ادا کرنی اور ایک مقررہ حصہ مال میں سے الگ کرنا جس کا نام (.....) ہے رنج میں مصائب میں۔ شدائد میں۔ مقدمات میں۔ غربت میں صبر اور استقلال سے قدم رکھنے والے یہی خدا کو پیارے ہیں۔ انہی کا نام خدا نے صادق رکھا ہے اور یہی متقی ہیں۔ ایک ہو جاؤ تا وحدت کا رنگ چڑھ جاوے۔ یہاں آنیوالوں کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے میل ملاپ کریں۔ پتہ مقام دریافت کریں۔ نام نشان پوچھیں اور آپس میں تعارف حاصل کریں۔ یہ بھی ایک راہ ہے وحدت کے پیدا ہونے کی۔ اور اگر کوئی کہے چلو جی۔ ہمیں کیا' ہم تو پنجاب کے اور یہ ہیں ہندوستان کے اس سرے کے۔ ہم تو آپس میں ملیں بیٹھیں۔ اوروں سے کیا غرض و غایت تو وہ نادان نہیں سمجھتا کہ یہ امر وحدت کے متضاد ہے بلکہ چاہئے کہ ہر ایک یہاں کے آنے والے کے نام ونشان سے بخوبی واقفیت اور آگاہی ہو۔ اور ایک دوسرے کے حالات پوچھے جاویں۔ اس طرح سے تعلق ہو جاتے ہیں۔ خدا کی طرف سے آنے والے وحدت چاہتے ہیں۔ اخوان کے معنے اور مفہوم بھی یہی ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو جاننے پہچاننے والے ہوں۔ تعارف کو بڑھانا چاہئے۔

خدا تمہاری محنتوں۔ محبتوں۔ جانفشانیوں کو رحم سے دیکھے اور قبول کرے اور آخر تک استحکام اور استقلال بخشے یہاں تک کہ کوچ کا وقت آجاوے اور تم اپنے اقرار کے پورے پکے رہنے والے ہو۔ اور اللہ کی رضا کے حاصل کرنے والے اور مقدم کرنے والے بنو۔

(از خطبہ ۲۰/مارچ ۱۹۰۸ء)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۹ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۱۹- مئی ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

۱۔ دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے' تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے اور کبھی بندہ اس کی قضاو قدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لے اور یہ امتحان اس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔

۲۔ جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے' لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو' مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔ اس لئے میں تو جب تک اذن الٰہی کے آثار نہ پالوں' قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں' کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔

۳۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار' میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰-۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا' مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

۴۔ ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں (-) وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔

بھوکا نہ سوئے آپ کا ہمسایہ رات کو
دن کو بھی ہو سکے تو مدد کیجئے ضرور
حُسنِ معاشرہ کی یہی بات جان ہے
الفت ہر ایک دل میں ہو نفرت سے ہوں نفور

ابوالاقبال

جابروں کی حکمرانی اَور ہے
وقت کی صاحبقرانی اَور ہے

ڈالتے ہیں گو ستاروں پر کمند
اہلِ دِل کی لامکانی اَور ہے

علم و فن کی خُوب اَرزانی ہوئی
جذب و عرفاں کی گرانی اَور ہے

لَب کا اظہارِ معانی مرحبا
چشمِ نَم کی خوش بیانی اَور ہے

اور ہے اہلِ ریا کا ماجرا
دَرد والوں کی کہانی اَور ہے

شہرِ غم میں کون کِس کا آشنا
کوئی دل سا یارِ جانی اَور ہے

لاکھ سمجھائے خِرد لیکن نصیرؔ
آج دِل والوں نے ٹھانی اَور ہے

نصیر احمد خان

یہ دین کے لئے خدمت کا وقت ہے

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا (-) تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران رہ جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح حاصل کر لے گا۔ مگر یاد رکھو یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی اس کیلئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کائنات کی ہر چیز کی تاثیر انسانی تخلیق میں استعمال ہوئی ہے

انسان کا علاج اسی صورت میں ممکن ہے کہ روح کو پیغام دیا جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھک کلاس بمورخہ ۳۔ مئی ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:۔ ۳ مئی سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھی کلاس میں ہومیو ادویہ اور ان کے خواص پر لیکچر دیا۔ یہ کلاس محمود ہال لندن میں لگتی ہے۔ اور سوموار منگل کو دو دن ہوتی ہے۔ خواتین اور حضرات دونوں اس میں شامل ہوتے ہیں۔

حضرت صاحب نے جن ادویہ کا تذکرہ فرمایا وہ یہ ہیں:۔

ایس کولس Aesculus دماغ میں کنفیوژن ہو۔ خواہ بچے کا ہو۔ ہوشمند بچہ ہوتا ہے۔ صبح کو کنفیوژن زیادہ ہوتا ہے شام کی بجائے۔ جسے بلڈ پریشر کم ہونے کی شکایت ہو اسے صبح بیدار ہونے کے بعد فوراً کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ ایسے بچوں میں یادداشت کی کمی ہوتی ہے۔ جس سے غصہ آتا ہے اور اگر ایسے بچہ کو غصہ میں ڈانٹ دیا جائے تو وہ فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اسے ڈانٹنا نہیں چاہئے۔ اگر زیادہ ڈانٹ ہو تو خطرہ ہے کہ یہ مرض مرگی میں نہ تبدیل ہو جائے۔ یہ صرف بچوں کی نہیں بڑوں کی بڑھاپے تک کی دوا ہے۔ اس میں دردیں ہر طرف دوڑتی پھرتی ہیں۔ آنکھوں کی سرخی مستقل ہوتی ہے۔ لیکن اس کا نزلاتی بیماریوں سے تعلق نہیں۔ یہ علامت بظاہر بلڈ پریشر کے خلاف ہے۔ یہ آنکھوں کی مستقل مرض کا بھی علاج ہے اس میں مریض سردی محسوس کرتا ہے۔ دردوں کو گرمی سے آرام آتا ہے کمر میں مستقل تھکی تھکی درد ہوتی ہے۔ اس میں DULL کمر درد ہوتا ہے۔ نیچے گرنے کا احساس ہوتا ہے اس میں خاص قسم کی بواسیر ہوتی ہے۔ انگور کے خوشوں کی طرح دو چار اکٹھے ابھار ہوتے ہیں۔ مریض غمگین ہوتا ہے۔ غم کی طرف میلان ہوتا ہے۔ مریض سردی پسند کرتا ہے۔

ای تھوزا Aethusa یہ بچوں کے سوکھے پن کی بیماری کی دوا ہے۔ جسم کا نچلا حصہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس کا رجحان سر کی طرف ہوتا ہے۔ اس میں سر اصل ہے۔ بیماریاں رکیں تو سر کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ بیماری کی اصل دماغ میں ہے۔ اس کی علامت والا بچہ اور کسی دوا سے شفا نہیں پاتا۔ گرمیوں میں تکلیف کا احساس زیادہ ہوتا ہے انتڑیوں کی حرکت میں کمزوری ہوتی ہے۔ کھانا الٹنے کا رجحان ہوتا ہے مگر متلی کی وجہ سے نہیں۔

اے گے ری کس Agaricus

مرض بڑھے تو آنکھیں لرزتی ڈولتی رہتی ہیں تاہم ہر مریض میں ایسا نہیں ہوتا۔ پٹھے لرزتے ہیں۔ ہاتھ کانپتے ہیں۔ پاؤں یا ہاتھ میں خون کا دوران تیز ہوتا ہے۔ کھجلی ہوتی ہے مگر گہری ہوتی ہے کھجانے سے آرام نہیں ملتا۔ عضلات کی کمزوری ہوتی ہے۔

سمیسی فیوجا (ایکٹیاریسی موسا) میں بھی پٹھوں کی لرزش ہوتی ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ جس کروٹ مریض لیٹتا ہے اس طرف ہوتی ہے۔ لیکن اے گے ری کس میں کسی کروٹ کا ذکر نہیں۔ پیٹ میں ہوا بھی بہت ہوتی ہے۔

پیٹ کی ہوا حضرت صاحب نے فرمایا ہوا کی بہت سی دوائیں ہیں لندن میں تو یہ مرض بہت ہے۔ بہت مشکل پہچان ہے کہ کونسی دوا دیں۔ اگر ای تھوزا دیں تو انتڑیوں کی حرکت بحال کرے گی ہوا پیٹ میں رکنا بند ہو جائے گی ہوا غیر معمولی زیادہ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انتڑیوں میں چھوٹے چھوٹے کیڑے غذا کو متعفن کرتے رہتے ہیں۔ خود ان کے مرنے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ آنتوں میں اوپر سے نیچے تک کیڑوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ ان کو مارنا بہت مشکل کام ہے۔ بڑے کیڑے تو مر جاتے ہیں۔ چھوٹے ہک ورم Hook Worm چمٹے رہ جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو کیڑے مارنے کی دوا چاہئے پھر معدے میں سوزش بھی ہوا کا سبب بنتی ہے۔ ایسڈ زیادہ کھانے سے بھی معدے میں لعابوں کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ السر سے بھی ہوا پیدا ہوتی ہے۔ یہ تیزابیت کی علامت ہے۔ معدہ نارمل حرکت چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے ہوا پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

ہوا کی ایک اور وجہ انتڑیوں کی قدرتی حرکت میں کمزوری ہے اس کے لئے اے گے ری کس Agaricus کی طرف ذہن جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ نکس وامیکا Nux Vomica سب سے زود اثر اور سب سے وسیع اثر دوا ہے۔ انتڑیوں کی حرکت کے لئے۔ یہ بہت سے زہروں کا انٹی ڈوٹ Antidote بھی ہے اس کا عام استعمال ہونا چاہئے۔ بیماریوں میں کثرت سے کام آتی ہے۔ یہ مستقل ہونے کے لحاظ سے سلفر کی طرح گہری نہیں ہوتی اور ایکونائیٹ کی طرح عارضی بھی نہیں ہوتی درمیانی کیفیت کی ہوتی ہے۔

اے گے ری کس اس میں نظر کی کمزوری آنکھوں کے ڈیلوں کا حرکت کرنا۔ ایک کی بجائے دو نظر آنا۔ کالے دھبے۔ بچوں کو دودھ پلانے والی عورتیں اگر ان کا دودھ کسی وجہ سے سوکھ جائے۔ یا اگر دماغ پر اثر ہو جائے۔ اول جلول بکنے لگیں۔ یا کم اثر ہو۔ ذہنی توازن بگڑنے کی کیفیت ہو تو Agaricus استعمال کریں۔

عام طور پر دودھ سوکھنے یا کم ہونے کی وجہ سے پلسٹیلا فائدہ دیتی ہے۔ تاہم اگر صدمے یا کسی اور وجہ سے دودھ میں کمی ہو جائے تو اے گے ری کس ضروری ہے۔ اس میں دردیں نیچے جانے کا رجحان ہوتا ہے۔ لیکن Dull کمر درد نہیں ہوتا۔ وہمی نظارے بھی بچے کی پیدائش کے بعد پائے جاتے ہیں۔ اس صورت میں اے گے ری کس اثر نہیں کرتی۔ سلفر اور پائیروجینم Pyrogenium پر سوتی بخاروں میں جو ذہن کی کیفیت ہوتی ہے اس میں چوٹی کی دوا ہے۔ اے گے ری کس چھوٹی طاقت میں جسے بائیو کیمک کہتے ہیں۔ روزمرہ کی انفیکشن میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایسا اگزیما جو دردوالے چھالوں کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ بعض اعصابی کمزوریاں اگزیما میں بدل جاتی ہیں۔ ہربیز Herbes جلد کی بیماری اگر سر کے قریب ہو تو دماغی اعصاب پر حملہ کرتی ہے۔ یہ دوا ہربیز کی نہیں۔ اے گے ری کس میں اعصاب کی گذرگاہوں پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ساری جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ بڑی تکلیف دہ بیماری ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا مجھے ایک دفعہ ربوہ میں ہاتھ پر ہوئی تھی۔ ان دنوں اس کی وبا جیسی بنی ہوئی تھی۔ بڑی جلن تھی میری تکلیف تو جلد ٹھیک ہو گئی مگر بڑی جلن ہوتی تھی۔ ایک دفعہ آفتاب احمد خان صاحب کی گردن پر ہربیز کا حملہ ہوا۔ یہ بہت سے کام کر رہے تھے۔ اس پر میں نے آرنیکا اور ریڈیم اور آرسنک دی۔ یہ تجربے میں آئی ہے کتب میں نہیں لکھی۔ اس سے یہ چند دن میں ٹھیک ہو گئے۔ ڈاکٹر کہتے تھے کہ چھ ماہ قبل سے ٹھیک نہ ہو گی۔

ان کو سمجھنا بے حد مشکل ہے

حضرت صاحب نے فرمایا باوجود اس کے کہ سائنس اور طب نے بے انتہا ترقی کر لی ہے۔ لیکن چونکہ انسان ارتقاء کی آخری منزل کا پراڈکٹ ہے اس لئے اس کو سمجھنا اتنا ہی مشکل ہے۔ ساری کائنات کا خلاصہ انسان ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس نکتے کی بہت اہم تشریح فرمائی ہے کہ کائنات کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کی تاثیر ان کی تخلیق میں استعمال نہ ہوئی ہو۔ انسان اپنی ذات میں جتنا بھی چاہے غور کرے وہ کناروں پر ہی پھرتا ہے۔ جو چاہے کر لے خدا کی تخلیق کے کسی ادنیٰ حصے پر بھی انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ جو سائیکالوجسٹس ذہن پر غور کرتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ اگر ذہن کو سمندر سمجھا جائے تو ہم ابھی تک کنارے پر ہی ہیں۔ سمندر میں اترنا یا اس کی تہہ تک پہنچنا تو بہت ہی دور کی بات ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دماغ کو ذہن کو اور عادتوں کو نظرانداز کر کے صحیح علاج نہیں کیا جا سکتا۔ بیماریوں کے ان تعلقات کو سمجھنا بھی چاہئے اور جوڑنا بھی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا نادان انسان زمین و آسمان کی تخلیق کو اتفاقی حادثہ قرار دیتا ہے۔ اور اپنی معمولی سی تخلیق کو بہت زیادہ اہم قرار دیتا ہے۔ جس کو وہ دن رات کی دماغ سوزی سے پیچیدہ سے پیچیدہ طریقے استعمال کر کے بناتا ہے مگر زمین آسمان کی تخلیق پر جھٹ کہہ دیتا ہے کہ یہ اتفاقاً پیدا ہو گئے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا انسان ایک حیرت انگیز جانور ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے سوائے اس کے کہ روح کو پیغام دیا جائے اور وہ سلسلہ جنبانی کر کے جسم کو متحرک کر دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے طاعون کے علاج کے سلسلے میں ایک بہت اہم اور گہرا نکتہ ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ انہیں روحانی ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر کسی ملک میں طاعون پھیلے تو دو دوائیں ایسی ہیں جن سے مصنوعی طور پر جلدی امراض پھیلائے جا سکتے

باقی صفحہ ۶ پر

تعارف

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

حُسنِ تو غنی کند زِ ہر حُسن!
مہرِ تو بخود کشد زِ ہر یار!
تیرا حسن ہر حسن سے بے نیاز کر دیتا ہے اور تیری محبت ہر دوست کو چھڑا کر اپنی طرف کھینچ لیتی ہے

حُسنِ تمکنت ار نہ بودے
از حُسن نہ بودے ہیچ آثار
اگر تیرا تمکین حُسن نہ ہوتا۔ تو دنیا میں حسن کا نام و نشان نہ ہوتا

شوخی زِ تو یافت رُوئے خوباں
رنگ از تو گرفت گُل بہ گلزار
محبوبوں کے چہروں نے تجھ سے رونق پائی پھول نے چمن میں تجھ سے رنگ حاصل کیا

سیبیں ذقناں کہ سیب دارند
آمد زِ ہماں بلند اشجار
حسینوں کے پاس جو سیب جیسے رخسار ہیں۔ یہ اُنہی اونچے درختوں سے آئے ہیں

ایں ہر دو ازاں دیار آیند
گیسوئے بُتان و مشکِ تاتار
یہ دونوں بھی اسی ملک سے آتے ہیں۔ حسینوں کے گیسو اور تاتار کا مشک

از بہرِ نمائشِ جمالت!
بینم ہمہ چیز آئینہ دار!
تیرے جمال کی نمائش کے لئے میں ہر چیز کو آئینہ سمجھتا ہوں

ہر برگ صحیفۂ ہدایت!
ہر جوہر و عرض شمع بردار
ہر پتہ ہدایت کی ایک کتاب ہے۔ ہر ذات و صفت تجھے دکھانے کے لئے مشعلچی ہے۔

ہر نفس بتو رہے نماید
ہر جاں بدہد صلائے ایں کار
ہر نفس تیرا راستہ دکھاتا ہے اور ہر جان بھی اس بات کی ہی آواز دیتی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حسن اور اس کی دیگر صفات کی طرف توجہ دلاتے ہیں بلکہ انسان کی توجہ اس بات کی طرف بھی مبذول کرواتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حسن ایسا ہے کہ وہ دنیا کے ہر حسن سے انسان کو بے نیاز کر دیتا ہے۔ انسان اس بات کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے کہ دنیا میں جتنا بھی حسن پھیلا ہوا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے حسن کا عکس ہے اس لئے اگر کسی حسن کی تعریف کی جائے تو وہ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے حسن کی تعریف کے مترادف سمجھی جانی چاہئے۔ یہ بات انسان کو کبھی نہ بھولنی چاہئے کہ دنیا کی کوئی چیز بھی از خود حسین نہیں ہو سکتی۔ حسن صرف اس چیز کو حاصل ہے جسے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حسن ایسا ہے کہ اگر وہ نہ ہوتا یا یوں کہئے کہ وہ انسان کے سامنے نہ ہو تو اور کوئی حسن حسن نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ہر حسن کا حقیقی منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جتنے بھی دنیا میں حسین چہرے ہیں ان کی رونق اور ان کی خوب صورتی اور ان کی شگفتگی اور تازگی اللہ تعالیٰ ہی کے باغ سے حاصل کردہ نعمت ہے۔ از خود وہ کسی صورت میں بھی ایسے نہیں ہو سکتے تھے۔ حسینوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے رخسار کو سیب سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ یہ سیب انہی اونچے درختوں سے آئے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی کے آئینہ دار ہیں۔ اور اسی طرح حسینوں کی جس جس چیز کا بھی ذکر کیا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی کے کسی نہ کسی طرح پر تو ہیں۔ اسی کا حسن ان چیزوں میں اجاگر ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ دراصل دنیا کا ہر حسن خدا تعالیٰ کے حسن کی نمائش کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے کے لئے دنیا میں حسین چیزیں پیدا کی گئی ہیں۔ کیونکہ دنیا میں اگر انسان کو حسین چیزیں نظر نہ آئیں تو اس کی نظر خدا تعالیٰ کے حسن کی طرف نہیں جا سکتی۔ یہ اس کے ایسے مظہر ہیں جن کو دیکھ کر اس کی طرف انسان کی نظر جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ گھاس کے اور درختوں کے ایک ایک پتے کو بھی دیکھ کر انسان سمجھ لیتا ہے کہ یہ اس کی رہنمائی کے لئے کتابیں ہیں ان کی طرف دیکھے تو فوراً اسکی توجہ خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف اور اس کی صفات کی طرف چلی جاتی ہے۔ گویا کہ یہ چیزیں بالکل اسی طرح ہیں جیسے شمع بردار ہوں تاکہ اپنے دیکھنے والوں کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جائیں۔ انسان اگر غور کرے تو اس کا ہر نفس اسے اسی بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حسن ہی حقیقی حسن ہے اور انسان کی جان بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ دلانے والی چیز ہے بلکہ یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ چیزیں آواز دے دے کر انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ سمجھنے کے لئے بصیرت کی ضرورت ہے۔ انسان ظاہری نظروں سے جو کچھ دیکھتا ہے جب تک وہ روحانی نظروں سے نہ دیکھے اس وقت تک اسے سمجھ نہیں آسکتی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کتنی حسین ہے اور کتنی صفات کی مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بصیرت عطا فرمائے اور ہمیں اپنی ذات کے جلوے دیکھنے کی توفیق دے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

"اخبار احمدیہ" لندن

انگلستان سے باقاعدگی سے چھپنے والے "اخبار احمدیہ (احمدیہ بلیٹن)" کا شمارہ مارچ اپریل ۱۹۹۴ء پیش نظر ہے۔

اس شمارہ میں گیارہ صفحات اردو سولہ صفحات انگریزی زبان میں ہیں انگریزی حصے کے ٹائٹل پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہ مبارک ہے اور انگریزی میں حضرت کے اس بیان کا ترجمہ کہ میں نے دیکھا کہ میں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے (دین حق) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔

سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت پر قائم رہیں گے۔

اردو حصے کے ٹائٹل پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ۸ جنوری ۱۹۹۴ء کو محمود ہال لندن میں انٹرنیشنل ٹیلیوژن کمشنر کے ساتھ ایک خصوصی تقریب میں لی گئی تصویر دی گئی ہے۔ یہ موقعہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے باقاعدہ اجراء کا تھا۔

اردو حصے میں اداریہ کے طور پر "علامات آسمانی کے ظہور پر سو سال پورے ہو چکے ہیں" کسوف خسوف کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تصنیف نور الحق حصہ دوئم میں جو ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی اور جس میں ایک عربی قصیدہ بھی تحریر فرمایا آپ نے اپنے شکر کے جذبات کا اظہار فرمایا اور جماعت کو مبارکباد دی۔

اس کے بعد اس موقعہ پر ربوہ میں جو کچھ ہوا اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اگلے صفحات پر حضرت امام جماعت کے خطبات کا خلاصہ دینے کے بعد حضرت صاحب کا احمدیہ جماعت برطانیہ کے نام ایک پیغام ہے جس میں آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے اور اس کی حمد کی ہے کہ ۱۹۹۳ء کا سال عظیم الشان اور تاریخ ساز کامیابیوں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا اور بیعتوں کے لحاظ سے ایک تاریخی سال بنا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عالمی بیعت کی تحریک کو عظیم برکتوں سے معمور فرمایا اور ایک ایسی ہوا احمدیت کے پیغام کی قبولیت کی چلائی کہ دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اب نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے اللہ یہ سال آپ سب کے لئے مبارک فرمائے اور سال ۱۹۹۳ء کی نسبت بہت برکتوں اور عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے۔ امسال کی بیعتوں کی سب سے بڑی خوش خبری آئیوری کوسٹ سے آئی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

وہاں پر عزیزم آدم معاذ صاحب مربی سلسلہ کی قیادت میں جو دعوت الی اللہ کا وفد گیا تھا۔ اڑھائی ماہ کی دعوت الی اللہ مہم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی ہزار بیعتیں لے کر واپس آیا ہے اور ابھی مہمات کا یہ مبارک سلسلہ جاری ہے۔ اور اللہ نے چاہا تو آئیوری کوسٹ سے مزید خوشخبریاں بھی جلد ملیں گی۔ اب باقی ممالک بھی سبقت کی اس دوڑ میں حکمت کے ساتھ اور پوری قوت کے ساتھ

باقی صفحہ ۶ پر

محمد محمود طاہر - ایم اے ابلاغیات

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

روحانی، جسمانی، علمی اور اخلاقی ترقیات ارتقائی مراحل سے گذرتی ہوئی طے ہوتی ہیں- کسی شعبہ زندگی کی طرف آپ نظر دوڑائیں ترقی تدریجی ہوا کرتی ہے اور انسان کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ وہ خوب سے خوب تر کی طرف سفر کرتا چلا جائے- گویا فرش سے عرش تک پہنچنے کی خواہش انسانی جبلت میں ودیعت کردی گئی ہے-

اس قانون فطرت کے تحت ہر شخص اپنا ٹارگٹ مقرر کرتا ہے- بعض اوقات تو یہ ٹارگٹ معین ہوتا ہے اور بعض دفعہ غیر شعوری طور پر ترقی کرتے کرتے ہم اپنے ٹارگٹ کی تعیین ازخود کرلیتے ہیں- میں یہاں مؤخر الذکر ٹارگٹ کے بارے میں قدرے تفصیل سے لکھنا چاہتا ہوں-

ہمارے نظام تعلیم اور معاشرتی صورتحال میں تعین ٹارگٹ اور حصول ٹارگٹ دونوں کے بارہ میں رہنمائی کا فقدان پایا جاتا ہے- اگر آپ کسی بچے سے پوچھیں کہ بڑے ہوکر کیا بننا ہے تو بچہ برجستہ یہ کہہ دے گا کہ ڈاکٹر بنوں گا' انجینئر بنوں گا- (ہمارے احمدی معاشرے میں واقف زندگی- مربی بننے کا جواب بھی بچوں کی طرف سے آپ کو مل جائیگا)

آپ بچے کے جواب پر غور کریں کہ ہمارے معاشرے کا ہر بچہ ڈاکٹر یا انجینئر بننے کا خواب لئے ہوئے ہوتا ہے- حالانکہ معاشرے میں ان گنت پیشے ہیں جن کو اختیار کرکے آپ نام بھی کما سکتے ہیں اور معاشی حالت کو بھی بہتر بناتے ہوئے اور اپنے پیشے میں ترقی کرتے ہوئے ملک و قوم کا نام روشن کرسکتے ہیں- لیکن والدین اور اساتذہ کرام بچے کے فطری رجحان اور طبعی میلان کو سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں- بچے کے ذہن میں شروع سے ہی یہ بات ڈال دی جاتی ہے کہ وہ ڈاکٹر' انجینئر یا کوئی اور افسر بن کر ملک و قوم کی خدمت کریگا- اس اقدام کے غلط نتائج نکلتے ہیں وہ مستقبل کی پریشانیوں کا باعث بنتے ہیں- مثلاً اگر کسی بچے میں تحریر کی تخلیقی صلاحیت زیادہ نمایاں طور پر موجود ہے تو اگر والدین یا اساتذہ اس صلاحیت کو پرکھتے نہیں اور اگر پرکھ بھی لیتے ہیں اور اس کے باوجود اسے ڈاکٹر یا انجینئر یا کسی دوسرے پیشے کے علم کی طرف ترغیب دیتے ہیں یا دباؤ ڈالتے ہیں تو اس سے دو طرح کے نتیجے نکلیں گے اول تو بچے کی فطری صلاحیت کو نقصان پہنچے گا اور وہ اپنے طبعی میلان کے مخالف سمت سفر کرنا شروع کردیگا جس سے اس کی فطری صلاحیت مجروح ہو جائیگی- دوسرے اس بچے کو جس پیشے یا علم کی طرف رغبت دی جارہی یا دباؤ ڈالا جارہا ہے اس کی طرف بچہ زیادہ بہتر طور پر چل نہیں سکے گا- اور یوں ایک بچہ معاشرتی دباؤ کا شکار ہوکر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ نہ کرسکا کیونکہ اسے اس کی صلاحیتوں کے پنپنے کا موقع نہیں دیا گیا-

عین ممکن ہے کہ ایک بچہ جس میں کاروباری میلان طبعی طور پر پایا جاتا ہے وہ اپنے میدان میں اس قدر ترقی کرے کہ جہاں وہ اپنا نام معاشرے میں پیدا کریگا وہاں وہ اپنے خاندان اور معاشرے کیلئے معاشی ضروریات اعلیٰ رنگ میں پوری کرتے ہوئے خدمات انجام دینے والا ہو جائیگا- یا ایک طالب علم جس میں وکالت کا جذبہ پایا جاتا ہے وہ ایک اچھا وکیل بن کر اپنی' اپنے خاندان اور ملک و قوم کی نیک نامی کا باعث بنے گا- اور یہ بات یقینی ہے کہ جس بچے میں اچھا وکیل بننے کی صلاحیت موجود ہے تو اسے اگر مجبوراً کسی دوسرے پیشے میں ڈال دیا جائیگا جس میں وہ طبعی میلان نہیں رکھتا تو وہ شاہراہ ترقی سے نیچے اتر آئیگا اور اس کی ترقی کی رفتار رک جائیگی-

مضمون لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ والدین اور اساتذہ کرام دونوں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے طبعی میلانوں کا جائزہ لیں اور پھر اس کے مطابق ان کی پڑھائی کا فیصلہ کریں- اس سے جہاں معاشرے کو اعلیٰ پیشہ ورانہ خدمات بجا لانے والے نوجوان اور خدمت گذار ملیں گے وہاں ساتھ ساتھ خدمت کرنیوالے نوجوان بھی اپنے پیشہ کی وجہ سے اطمینان اور سکون کی حالت میں زندگی گذار رہے ہونگے-

ایک اور بات کی طرف بھی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ بعض بچوں کی صلاحیتیں پرائمری کی سطح پر' بعض کی مڈل کی سطح پر' بعض میں میٹرک اور ایف- اے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں- اس لئے طلباء کی حوصلہ افزائی کرنا والدین اور اساتذہ دونوں کا فرض ہے- بعض بچے جو ابتدائی دور میں پڑھائی کی طرف شغف نہیں رکھتے وہ میٹرک یا ایف اے' ایف ایس سی کے بعد اپنی صلاحیتوں کا جوہر دکھاتے ہیں- لیکن اگر ان کی شروع سے ہی حوصلہ شکنی کی جائے کہ یہ پڑھائی میں نہیں چلے گا' یہ نالائق ہے وغیرہ تو اس کے برے نتائج سے آپ سب آگاہ ہیں کہ وہ بچہ کئی قسم کی معاشرتی برائیوں میں ملوث ہو جائے گا- کیونکہ حوصلہ شکنی برائیوں کا راستہ روکتی ہے اور حوصلہ افزائی صحت مند دماغ کی پرورش کرتی ہے اور بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے-

ترقی کا معیار اور ہماری منزل

اب میں مضمون کے دوسرے حصہ کی طرف قارئین کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہوں جب اس بات کا تعین ہو جائے کہ ایک طالب علم کا طبعی میلان کیا ہے اور اس میلان کے مطابق اس کی تعلیم جاری کردی جاتی ہے- تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کس قدر کرنا ہے- ہم میں ترقی کی صلاحیت کتنی ہے ہماری منزل کہاں ہے؟

خدا تعالیٰ نے ہمیں اعلیٰ استعدادوں کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ترقی کرنے کا مادہ ہماری جبلت میں ودیعت کردیا ہے- ہمیں ترقی کی راہ پر چلتے ہوئے جلد ہی یہ فیصلہ نہیں کرلینا چاہئے کہ ہم نے اپنی منزل حاصل کرلی ہے- ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک ڈاکٹر ماہر امراض نہیں بن جاتا' ایم- اے' ایم ایس سی کی ڈگری کے بعد طالب علم ماہر علوم نہیں بن گیا ابھی اس کے بعد ایک طالب علم میں ترقی کی موٹروے پر بہت سے مقامات آنے ہیں جن تک رسائی تبھی ممکن ہے اگر سفر جاری رکھا جائے- اس لئے ترقی کا سفر ہمیں جاری رکھنا ہے-

ایک دفعہ مجھے ایک کامیابی پر ایک قول زریں موصول ہوا جس کے الفاظ یہ تھے "ترقی کی راہ میں کوئی مقام ایسا نہیں آیا جس کو منزل سمجھ لیا جائے" یہ قول ابھی تک اچھی طرح میرے دماغ میں نقش ہے اور میں اس کی اہمیت سے آگاہ بھی ہوں- یقیناً ایک حقیقی اور سچی بات اس میں کہہ دی گئی ہے- کامیابی کا گر اس میں پنہاں ہے کہ ترقی کرتے کرتے کسی مقام کو اپنی منزل سمجھ لینا ترقی روک لینے اور ترقی کے دروازے اپنے اوپر بند کرلینے کے مترادف ہے کیونکہ ابھی بہت سے مقامات ترقی کے سفر کے دوران آنے باقی ہیں ان تک رسائی تبھی ممکن ہوگی جب ہم اپنا سفر جاری رکھیں گے- کئی علوم ہیں جن تک ہماری رسائی بھی تک نہیں ہو سکی- اس لئے ہمیں اپنی استعدادوں کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور اس دائرہ کا کسی کو علم نہیں کہ اس کی استعداد کا دائرہ کس قدر وسیع ہے-

اگر کوئی شخص موٹر مکینک ہے تو موٹر چلا دینا ہی ترقی نہیں ہے بلکہ اس قدر ترقی کرے کہ نت نئی ایجادات موٹر میں کرنے پر اس کو رسائی ہو جائے- موٹر کا ایک وسیع میدان ہے جس میں وہ کام کرسکتا ہے- اگر کوئی طالب علم وکیل بن رہا ہے تو وکالت کا دائرہ ایک کچہری کے وکیل ہونے تک وسیع نہیں ہے بلکہ وہ شعبہ وکالت میں اپنا تاریخی کام اپنے پیشے کی ترقی میں کرتے ہوئے- نمایاں مقام بنا سکتا ہے- ایک ڈاکٹر بیماریوں کی تشخیص میں مہارت حاصل کرکے ان کی کنہہ تک پہنچ سکتا ہے پھر بھی اس کی استعدادوں کا دائرہ ختم نہیں ہوتا یہ چند مثالیں وضاحت کے طور پر لکھی ہیں جو کسی کا پیشہ ہے خواہ وہ طالب علم ہے یا کاروبار کررہا ہے ایک احمدی کو ہر میدان میں وسعت کا مظاہرہ کرنا ہے- اپنی استعدادوں کو بھرپور طریقے سے بروئے کار لاتے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن رہنا ہے لیکن ترقی کی راہ پر چلتے ہوئے کسی مقام کو اپنی منزل نہ سمجھ لے کیونکہ ؎

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

خورونوش

کابلی (سفید) چنے کھائیے

معلوم نہیں یہ بات درست ہے یا نہیں لیکن ہمیں یوں لگتا ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے تک چنے خاصی مقدار میں اور تقریباً ہر گھر میں کھائے جاتے تھے- اب یا تو ہمارا اپنا ماحول بدل گیا ہے یا ممکن ہے ہمیں اس بات کا پوری طرح احساس نہ ہو کہ اس وقت چنے کس حد تک کھائے جاتے ہیں- لیکن بہر حال ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سفید چنے گوشت کا متبادل مہیا کرتے ہیں- عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پروٹین صرف گوشت وغیرہ میں ہوتا ہے- لیکن سفید چنے بھی پروٹین کے حامل ہیں- اور بڑی آسانی سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ گوشت کا متبادل ثابت ہوسکتے ہیں- ان میں کیلشیم بھی ہے وٹامن بھی ہے کیلسٹرول بھی یہ پیدا نہیں کرتے- اور ان میں نشاستہ بھی نہیں ہے- اس لئے ذیابیطس کے مریض بھی کھا سکتے ہیں اور دل کے مریض بھی- پکانے کے لئے اگر انہیں پانی میں بھگو دیا جائے اور دوسرے دن پکایا جائے تو یہ خاصے نرم ہو کر پھول جاتے ہیں اور زود ہضم ہو جاتے ہیں- عام طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ چنے سخت ہونے کی وجہ سے جلد ہضم نہیں ہوتے لیکن اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ فوری طور پر پانی میں ڈالتے ہیں اور انہیں پکالیا جاتا ہے اور یہ موقعہ نہیں دیا جاتا کہ یہ اپنے آپ میں پانی جذب کریں اور پھول جائیں اور اس طرح نرم اور زود ہضم ہو جائیں- ان کو اگر پانی میں ابال لیا جائے تو سلاد کے ساتھ کھایا جاسکتا ہے- ورنہ ان کا سالن بھی بنایا جاسکتا ہے- دونوں طرح یہ خاصے مفید ہیں چونکہ چیز بھی سہل الحصول ہے اور زیادہ

باقی صفحہ ۶ پر

یاد رفتگان

چوہدری شکور احمد

محترم کریم بخش صاحب نانبھے والا

ہر چھوٹا بڑا آپ کو میاں جی کہہ کر پکارتا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف پایا اور رفقاء خاص میں شامل تھے نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگوں میں تھے قبولیت دعا کا اعلیٰ درجہ تھا جو بھی دعا کرتے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا دور دراز کے علاقوں میں آپ کی شہرت تھی ہر کوئی عزت کرتا یہاں تک کہ ریاست کا راجہ آپ کو اپنے ساتھ کرسی پر بٹھاتا۔ دعائیں کرانے والوں اور سفارش کروانے والوں کا تانتا بندھا رہتا یہ چند ایک ان کی زندگی کے واقعات جو کہ خاکسار نے اپنے بزرگوں اور دوسرے جاننے والوں سے سنے ہیں درج کرتا ہوں زیادہ تر سبزی کاشت کرتے تھے اور سبزی گڈے پر لاد کر منڈی تک لے جاتے کہتے ہیں کہ منڈی تک سبزی مفت بانٹتے ہی جاتے پھر بھی کمی نہ آتی تھی ایک دفعہ آلوؤں کی بوریاں بھر کر کھیت میں رکھی ہوئی تھیں کہ تین نوجوان چوری کرنے آئے مگر ناکام رہے صبح ہوئی تو میاں صاحب نے اپنا آدمی بھیجا کہ فلاں فلاں شخص کو بلا لاؤ جب وہ آئے تو میاں جی کے پاؤں گر پڑے اور معافی مانگنے لگے۔ میاں جی نے فرمایا کہ میں نے تو آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ آکر آلو لے جائیں چنانچہ ان کو بوری بوری آلو دے دیئے کہ لے جاؤ۔ دیکھیں متقی کی اللہ تعالیٰ کیسے حفاظت فرماتا ہے متقی کو اللہ تعالیٰ کتنی عزت سے نوازتا ہے۔

آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اور قطعہ نمبر ۵ قادیان میں مدفون ہیں آپ کا بہت لمبا چوڑا سلسلہ خاندان ہے ایک شاخ سے بہت بڑا درخت جیسے بڑ کا درخت ہو ہر طرف شاخیں بکھری ہوئی ہیں گذارش کرتا ہوں کہ ان کے خاندان کے بہت سے افراد صاحب جائیداد بھی ہیں ان کے نام کو زندہ رکھیں اور چندہ ان کے نام جاری کروائیں اور تحریر کے ذریعے بھی تذکرہ کرتے رہیں تاکہ آپ کی بھی عزت ہو اور ان کو بھی ثواب ملتا رہے۔ آپ خاکسار کے پردادا تھے اور میری پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے ایک واقعہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جب پاکستان آنے کے لئے ہمارا خاندان اپنی زمین سے شہر آ رہا تھا اس وقت میری عمر چھ سال تھی راستے میں سکھوں کا جتھہ ملا قریب تھا کہ ہر ایک کی تکہ بوٹی کر دیتے ان میں سے ہی فوراً ایک سکھ ان کے آگے کھڑا ہو گیا کہا کہ یہ تو میاں جی کا خاندان ہے للہ ان کو کچھ نہ کہو بلکہ بحفاظت ہمیں شہر چھوڑ کر گئے (اللہ پاک ہے) کتنا رعب ہے متقی کا حالانکہ اس وقت میاں جی کو فوت ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا ان کے نام کو بھی عزت بخشی گئی اس لئے ضروری ہے کہ سابقہ بزرگوں کا تذکرہ کیا کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں متقی کا سات پشتوں تک لحاظ رکھتا ہوں اب ہماری ان بزرگوں سے لے کر اب پانچویں نسل جاری ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور خاندان پر بھی برکات نازل فرمائے اور ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے اور متقی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۳

ہیں۔ یہ سلفر اور مرکری ہیں۔ اگر مصنوعی طور پر جلدی امراض **پھیلا** دیئے جائیں تو گلینڈز کی بیماری (جیسے مثلاً طاعون ہے) جلد کی طرف منتقل ہو جائے گی اور گلینڈز کی بیماری ختم ہو جائے گی۔ اس سے طاعون یا تو ہو گا ہی نہیں یا اس سے شفا ہو جائے گی۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا تھا کہ اللہ نے میرے دل میں اس راز کو دنیا کو بتانے کے لئے اتنا جوش ڈالا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں ساری دنیا میں اس کی منادی کر دوں۔ اس اصول میں اطباء کے لئے شفا کے گہرے راز پوشیدہ ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴

دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو جائیں۔ روحانی برسات کے اس موسم میں موسلا دھار بارش سے کماحقہ فیض یاب ہوں۔ اب اس بات کے منتظر ہیں کہ ابھی یہ خوشخبری کس خوش نصیب ملک سے آتی ہے اور کوئی بعد کی خوش خبریاں کس کس ملک کو عطا ہوتی ہیں۔ اللہ آپ کو یہ سعادتیں عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

عبید اللہ صاحب علیم کی ایک نظم بھی شامل اشاعت ہے۔ روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ کے خلاف بعض مقدمات کا ذکر ہے۔ اسی طرح پتوکی میں سات افراد کی گرفتاری خوشاب میں ایک احمدی کے گھر پر صبح کے وقت پولیس کا چھاپہ اور رانا ریاض احمد صاحب کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان دے دینا۔ خبروں کے سلسلے میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرارداد ہائے تعزیت پیش کی گئی ہیں۔ جن کا تعلق مولانا میاں عبدالحئی صاحب، پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب، مکرم رفیق احمد شاد صاحب سے ہے۔

انگریزی حصے میں دعوت الی اللہ کے سیکرٹری صاحب کا ایک نوٹ ہے۔ اسی طرح اس سلسلے میں بعض اور مضامین بھی شائع کئے گئے ہیں اس حصے میں واقفین نو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں اور ہنگری اور کروشیا کو جو امدادی وفد بھیجا تھا اس کی تصویر اور ان کی کارروائی۔ اس سلسلے میں کئی تصویریں پیش کی گئی ہیں جو دلچسپی کا باعث ہیں۔ واقفین نو کی تصویروں کے ساتھ یو۔کے اطفال ریلی برائے ۱۹۹۴ء کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے کئی دفعہ اس اخبار احمدیہ کے سلسلے میں بتا چکے ہیں اس کے ایڈیٹر اردو حصہ، بشیر الدین احمد سامی اور غالباً انگریزی حصہ بھی انہی کی نگرانی میں ترتیب دیا جاتا ہے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب دنیا کے مختلف حصوں سے احمدیہ اخبارات، رسالے، بلیٹین اور ایسی ہی اور اطلاعاتی اور معلوماتی تحریریں باقاعدگی کے ساتھ ساری دنیا میں پھیلتی جا رہی ہیں۔

جذباتِ محبت

مکرم رزاق محمود طاہر صاحب چک نمبر ۳۶ جنوبی ضلع سرگودھا سے لکھتے ہیں:

بزرگوارم سیفی صاحب۔ آپ کی رہائی بھی کیا ہوئی کہ قطعات کی بہار جاتی رہی! آخر ان سلاخوں میں کون سے رنگ ہیں جو اس بہار کی زینت بنتے رہے۔ اور کیا خوشبو کے وہ جھونکے اب دفتر الفضل کے ایڈیٹر روم سے اٹھ سکتے ہیں؟

اب تو آپ کے ساتھ ان پانچ بھائیوں کو دلی مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں جو آپ پانچ بزرگوں سے پہلے مسکراتے لبوں کے ساتھ درزنداں میں داخل ہوئے اور صعوبتوں کا عرصہ دراز گزار کر انہی مسکراتے لبوں سے باہر آئے۔

مکرم سید مبشرات احمد صاحب کینیڈا سے لکھتے ہیں،

آپ سب کو رہائی کی بہت مبارک ہو۔ مطلع فرمائیں کہ کیس ختم ہو گیا ہے یا ابھی چلے گا۔ تاکہ دعائیں جاری رکھیں۔ قید و بند میں تو نسیم سیفی صاحب نے قطعات کی بہار لگا دی۔ کون اس قوم کے فرزندوں کو تسخیر کر سکتا ہے۔ جن کے ساتھ تائید خداوندی ہو۔

مکرم صوبیدار نذر حسین صاحب ریٹائرڈ فیکٹری ایریا ربوہ سے لکھتے ہیں: جناب سیفی صاحب سلام شوق

رک کے سوچو تو مقدر بھی بدل جائیگا
اپنے حالات کچھ ایسے بھی تو گھمبیر نہیں
الفضل ۲ مئی ۱۹۹۴ء

آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ کہ اپنے حالات اتنے ڈراؤنے۔ اتنے بھیانک اور گھمبیر نہیں کہ ہم آس و امید کا دامن ہی چھوڑ دیں۔ حوالات کے حالات کا جب خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ کتنے دلوں کی دھڑکنوں نے آپ کا ساتھ دیا۔ کتنی آنکھیں تھیں جو اشکبار ہوئیں۔ کتنی دعائیں عرش کو چیرتی ہوئی قبولیت کے مقام تک جا پہنچیں۔ اور پھر نتیجہ نکالتا ہوں کہ حوالات کے ماحول کو پوتر کرنے کی غرض سے پرماتما آپ کو وہاں لے گئے۔ اب وہ در و دیوار یاد کرتے ہوں گے کہ کون لوگ تھے جو میرے حصار میں کچھ روز مقید رہے۔ اور آپ کی یاد ان دیواروں کے اندر بھی نقش ہو چکی ہے لیکن وہ ماحول خود غرض نہ تھا اس نے بھی دعا کی اللہ ان پاک روحوں کو آزاد فضاؤں اور پاک ہواؤں میں لے جاؤ۔ گو یہ میرے لئے بڑے ہی مقدور ہیں لیکن مری تمنا یہی ہے یہ آزاد فضاؤں کی رونق بنیں۔ اور یوں تقدیریں ٹل گئیں۔ اور میں نے ان دنوں لکھا کہ سیفی صاحب تو ناوک فگن ہیں اب وہ نہیں ہیں تو کون ہے جو دل پہ تیر مارے گا۔ میں نے بھی آنسو بہائے۔ اور یہ شکر کا مقام ہے کہ اب آپ رونق محفل ہیں۔ خدا کرے یہ محفل قائم و دائم رہے اور یہ چراغ تمام اندھیروں کو اجالوں میں بدلتے رہیں۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ ۵

قیمتی نہیں اس لئے آج کل یہ مشورہ خاصا مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ سفید چنے کھائے جائیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سفید چنے زیادہ مقدار میں کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی ان کی تھوڑی سی مقدار پیٹ بھر دیتی ہے اور ہم اس بات سے پوری طرح تسلی پا لیتے ہیں کہ ہم نے جتنا کچھ کھانا تھا کھا لیا ہے۔ حالانکہ ان کی کم مقدار ہی ہم نے کھائی ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ان میں نمکیات بھی ہیں۔ اور اس لئے بھی یہ ہماری صحت کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۰۴

میں ڈاکٹر رشید احمد آفتاب ایم بی بی ایس ولد ڈاکٹر محمد الدین کریم قوم گوندل پیشہ ڈاکٹری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن الکریم ہسپتال بلاک نمبر ۵ بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک مکان دو منزلہ برقبہ ۱۰ مرلہ بالائی منزل میں اپنی رہائش ہے اور زیریں منزل میں اپنا ہسپتال ہے جس میں خود پریکٹس کرتا ہوں واقع بلاک نمبر ۵ بھلوال مالیتی آٹھ لاکھ روپے (۲) پلاٹ بمع چار دیواری برقبہ ۱۵ مرلہ واقع محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے (۳) پلاٹ بمع چار دیواری برقبہ ۳ مرلے واقع محلہ الٰہی والا بھیرہ مالیتی دس ہزار روپے (۴) پلاٹ برقبہ ۲۰ مرلے واقع عزیز بھٹی ٹاؤن نزد سرگودھا مالیتی چار لاکھ روپے (۵) ایکس رے مشین ۱۹۷۹ء سے زیر استعمال مالیتی پچاس ہزار روپے (۶) ای سی جی مشین مالیتی پندرہ ہزار روپے (۷) الٹراساؤنڈ مشین مالیتی ساٹھ ہزار روپے (۸) سیکنڈ ہیڈ کار سوزوکی مالیتی ۱/۴-۱ لاکھ روپے (۹) سیکنڈ ہنڈ جیپ مالیتی۔ ۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۵۰۰۰۰ روپے سالانہ بصورت ڈاکٹری پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر رشید احمد آفتاب ایم بی بی ایس الکریم ہسپتال بلاک نمبر ۵ بھلوال گواہ شد نمبر۱ چوہدری غلام رسول ورک۔ ورک سٹڈ فارم چک نمبر ۲۱ شمالی بھلوال ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر۲ نذیر حسین صدر جماعت احمدیہ بھلوال۔

مسل نمبر ۲۹۵۰۵

میں انیلا ظفر زوجہ وسیم احمد ظفر صاحب قوم مانگٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۳۴ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ آٹھ ہزار روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۴۲ گرام مالیتی چودہ ہزار چھ سو روپے (۳) زیور چاندی مالیتی یکصد اسی روپے کل جائیداد بائیس ہزار سات سو اسی روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ انیلا ظفر ۱۶/۳۴ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ گواہ شد نمبر۲ عطاء اللہ مجیب مسل نمبر ۲۹۲۸۵۔

مسل نمبر ۲۹۵۰۶

میں عامر محمود ولد عبدالرشید احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱/۲-۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۴ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عامر محمود ۹/۴ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد اشرف سدھو ۴/۴ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۲ محمد اسماعیل ڈھلوں ۸/۴ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۰۷

میں وسیم احمد سدھو ولد محمد اشرف سدھو قوم سدھو پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۴ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد سدھو ۴/۴ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ پروفیسر محمد سلطان اکبر صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۲ چوہدری عطاء اللہ ۲۲/۴ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۰۸

میں عامر مسعود خان ولد عبدالصمد خان قوم خان پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۵ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عامر مسعود خان ۱/۵ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبدالصمد خان والد موصی گواہ شد نمبر۲ پروفیسر محمد سلطان اکبر صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۰۹

میں امتہ القدوس زوجہ جاوید اختر قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۱۸ تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدوس ۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر۱ جاوید اختر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ عبدالحمید اختر سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۱۸

میں عمیر احمد ولد ملک عبدالرحیم صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۴-۲-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمیر احمد ۶۳ نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ امان اللہ خان وصیت نمبر ۲۶۵۸۱ گواہ شد نمبر۲ شیخ بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۵۵۲۔

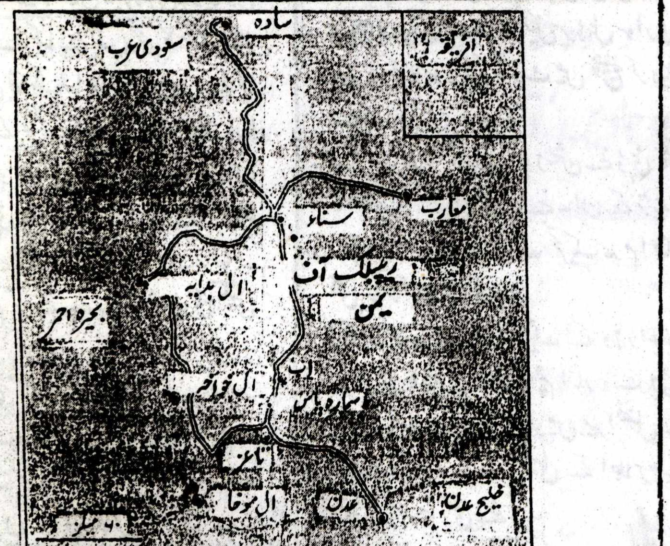

ہومیو پیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیو پیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 18- مئی-1994ء
لو چلنے لگی ہے۔ گرمی میں شدت آگئی ہے درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے پاکستان کو دہشت گرد ملکوں کا مددگار تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ نرسیما راؤ کے دورہ امریکہ کے موقع پر بھارت نے پاکستان کے خلاف سفارتی جنگ تیز کر دی ہے اور کوشش کی ہے کہ نرسیما راؤ کی صدر کلنٹن سے ملاقات سے قبل ہی امریکی وزارت خارجہ اس قسم کا بیان جاری کرے لیکن امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستان کو مقبوضہ کشمیر میں کسی قسم کی کارروائیوں سے مبرا قرار دے دیا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ پاکستان اپنی ایٹمی صلاحیت سے ہرگز دست بردار نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں جو یک طرفہ نہ ہو اور علاقائی بنیاد پر ہو۔ ہم ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ پر یقین رکھتے ہیں اور اس لئے دھماکہ نہیں کیا۔

○ وزیر داخلہ پاکستان میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ بونیر کا مسئلہ نفاذ شریعت نہیں تھا بلکہ سیاسی تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کے لوگ وہی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں جو ان کے لئے مناسب ہے ان لوگوں نے اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو وراثت کا حق دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حقائق معلوم کرنے کے لئے سینیٹ کی کمیٹی بنائی جائے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور حزب اختلاف کے قائد میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سرحد حکومت کے حکم پر ۱۲- معصوم شہریوں کا قتل قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کے جذبات سے کھیل کر ایٹمی پروگرام اور مسئلہ کشمیر سے توجہ ہٹایا چاہتی ہے۔ لیکن ہم ملکی مفاد کے خلاف کسی سودے بازی کی اجازت نہیں دیں گے۔

○ شریعت محاذ کے رہنماؤں کے سرحد حکومت کے ساتھ کامیاب مذاکرات کے بعد گورنر سرحد نے قبائلی انتظامیہ کو ختم کر کے شرعی قوانین کے نفاذ کا حکم جاری کر دیا ہے۔ جس پر مالاکنڈ میں شریعت محاذ نے احتجاج ختم کر دیا۔ اور دھرنا مارنے والے لوگ پرامن طور پر واپس چلے گئے۔

○ حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ تجاوزات گرانے کو سیاسی رنگ دینا افسوس ناک ہے۔ ترجمان کے مطابق کوئی فرد خواہ وہ کسی بھی مرتبے اور حیثیت کا مالک ہو کو حق حاصل نہیں کہ اپنے تحفظ کے لئے ۳۷- کنال اراضی پر قابض ہو جائے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص نے امن پسند شہریوں کو بہکا کر امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی تو اس کے ساتھ آہنی ہاتھ سے نمٹا جائے گا۔

○ میاں محمد نواز شریف کی رہائش گاہ میں حکومت کی جانب سے "ڈنائٹ آپریشن" کے خلاف لاہور میں مسلم لیگی کارکنوں نے مختلف علاقوں میں احتجاجی جلسے اور مظاہرے کئے۔ حکومت کی انتقامی کارروائی کے خلاف نعرہ بازی کی اور بینظیر کا پتلا جلایا۔ جلوسوں کی قیادت ارکان پارلیمنٹ اور مسلم لیگی عہدیداروں نے کی۔ خواتین نے بھی احتجاج میں حصہ لیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے ۸۹- بھارتی فوجی ہلاک کر دئے جبکہ جھڑپوں میں ۳- مجاہدین سمیت ۱۵- کشمیری شہید ہو گئے۔ مجاہدین نے فوجی قافلوں پر راکٹوں سے حملے کئے۔ بھارتی فوجیوں کی طرف سے سات کشمیری خواتین کی اجتماعی آبروریزی کے خلاف پوری وادی سراپا احتجاج بن گئی۔

○ لاہور میں موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔

○ سرحد اسمبلی میں اپوزیشن نے ڈپٹی سپیکر کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کے ترجمان نے بتایا کہ سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا بھی سامنا کیا جائے گا۔

○ سرحد میں جونیجو لیگ کے وزراء نے سرکاری گاڑیوں سے پرچم اتار دئے ہیں۔ تین وزراء نے اسلام آباد میں میر افضل سے ملاقات کی اور سرحد اسمبلی کے اجلاس کے لئے نئی حکمت عملی طے کی۔

○ بی بی سی کے مطابق حکومت جنرل سیلز ٹیکس لگانے کا سوچ رہی ہے۔ یعنی چند اشیاء کو چھوڑ کر باقی جو کچھ بھی دکان سے خریدا جائے خریدار اس پر ٹیکس ادا کرے۔ ایسا ٹیکس برطانیہ جیسے ملکوں میں بھی نافذ ہے۔

○ جماعت اسلامی صوبہ سرحد کے نو منتخب صوبائی امیر پروفیسر ابراہیم نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی ڈپٹی سپیکر کے انتخاب، سپیکر کے خلاف عدم اعتماد اور وزیر اعلیٰ کے اعتماد کے ووٹ کے موقع پر مکمل طور پر غیر جانب دار رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں کے ہاتھ صاف نہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ۹۵-۱۹۹۴ء کا سالانہ بجٹ خزانہ کے وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین ۹- جون کو قومی اسمبلی میں پیش کریں گے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے بھی لیزر ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کر لی ہے۔ لیزر ہتھیار بنانے کے سلسلے میں حکومت کے سیاسی فیصلے کی صورت میں پاکستان کے سائنس دان بہت کم وقت میں لیزر ہتھیار بنا سکیں گے۔ پاکستان کے پاس لیزر ٹیکنالوجی جدید شکل میں موجود ہے۔ مگر اس ٹیکنالوجی کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

○ کمشنر لاہور نے لاہور ڈویژن میں واقع مختلف صوبائی محکموں میں روزانہ اجرت پر کام کرنے والوں اور جزوقتی ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۵- سے ۴۵- فی صد تک اضافہ کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔

○ غیر ملکی اخبارات کے مطابق آصف زرداری الطاف حسین کے ساتھ مذاکرات کے لئے مراعات کا پیکیج لے کر گئے ہیں۔

○ مولانا عبدالقادر روپڑی نے فتویٰ دیا ہے کہ سرکاری خرچ پر حج غیر شرعی اور ناجائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حج سیاسی رشوت ہوتے ہیں اس لئے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔

○ شمالی یمن کی فوجیں جنوبی یمن کی فوجوں کی دفاعی لائن توڑ کر عدن کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ شہر عدن کو بچانے کے لئے جنوبی یمن کی بحریہ اور فضائیہ بھی حرکت میں آگئی ہے۔ توپیں پوری شدت سے آگ برسا رہی ہیں۔ دفاع کے لئے جنوبی یمن کے شہریوں کو بھی ہتھیار دے دئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم افغانستان حکمت یار اور صدر افغانستان برہان الدین کی فوجوں کے درمیان پھر خوفناک جنگ چھڑ گئی ہے جس میں ۵۰- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ روانڈا میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ باغیوں نے حکومت کے اہم فوجی ٹھکانوں کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اور باغی شدید گولہ باری کر رہے ہیں۔ ایک فرانسیسی ترجمان نے کہا ہے کہ صرف زوردار بیرونی مداخلت سے ہی قتل عام بند ہو سکتا ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۲۱- اور ۲۲- مئی کو دفتر الفضل بند رہے گا لہٰذا ان تاریخوں کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

ڈش انٹینا

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء میڈیکو نے ایک ذیلی ادارہ الیکٹرانکس کا شروع کیا ہے جس میں سب سے پہلے ڈش اینٹنا کا مکمل سسٹم جو کہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔ تیار کیا ہے

۱- ڈش اینٹنا بمع سٹینڈ ۲- فیڈ ہارن ۳- ایل این بی ۴- ٹیون سسٹم ریسیور

ہمارے ڈش اینٹنا کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تصویر نہایت اعلیٰ اور آواز بالکل صاف آتی ہے۔ چنانچہ معیار اور کوالٹی کے لحاظ سے اس وقت اس سے بہتر کوئی سسٹم اس قیمت پر نہیں مل سکتا۔ یہ امر بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ خریدار کو ڈش اینٹنا کے خریدنے پر ہم ٹیون سسٹم مائیکرو ریسیور کی تین ماہ کی فری سروس گارنٹی۔ نیز بعد از فروخت سروس کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔

اوپر دئے گئے اوصاف کو ثابت کرنے کیلئے اس ڈش اینٹنا کی نیچے درج شدہ پتہ پر صبح سے شام تک نمائش اور DISPLAY کا انتظام ہے احباب کسی بھی وقت ان خوبیوں سے بھرپور ڈش اینٹنا کی قابل رشک کارکردگی کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تفصیل قیمت

۱- ٹیون سسٹم مائیکرو سسٹم سیٹلائٹ ریسیور Rs 2500-00

۲- ڈش اینٹنا مکمل بمع ٹیون ریسیور سسٹم- فیڈ ہارن، ایل این بی

ڈش 6 فٹ کی ایلومینیم جالی کے ساتھ کل قیمت Rs 5700-00

ڈش 8 " " " " ” 7000-00

ڈش 6 فٹ ایلومینیم شیٹ کے ساتھ کل قیمت Rs 6800-00

ڈش 8 " " " " ” 9000-00

یہ تعارفی قیمت عیدالاضحیٰ کیلئے خصوصی طور پر کم کی گئی ہے۔

شفا میڈیکو الیکٹرانکس ڈویژن مائیکرو سنٹر

7- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون: 354259 فیکس: 7228596